اجتماعِ میلاد 1448ھ کا بیان

(25 اگست 2026ء / بارہویں شب، منگل اور بدھ کی درمیانی رات)

جانِ مسیحا ہمارا نبی

﴿نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مسیحائی اور جان بخشی کا نرالا بیان﴾

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿...ذِکْرِ سرکار سے دِل بہلتے ہیں صفحہ:3

✿...مُردَہ بیٹی زِندہ کردی صفحہ:10

✿...حضرت اُبَی بن کعب کو نصیحت صفحہ:19

✿...زِندگی بخش رسول کی جان بخشی صفحہ:22

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ پاک کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

صحابیٔ رسول حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے: جب تم پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر درود پڑھو تو اچھے انداز سے، بہترین الفاظ کے ساتھ پڑھو! تمہیں کیا خبر ممکن ہے یہی درود شریف بارگاہِ حُضُور میں پیش کیا جائے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اِس روایت میں اچھے سے اچھے الفاظ کے ساتھ درود شریف پڑھنے کا حکم دیا گیا، وہ اچھے الفاظ کیا ہوں گے..؟ فرمایا: (جب درود پڑھو تو) یُوں درود پڑھا کرو!

1…القول البدیع، الباب الاول فی الامر بالصلاۃ علی رسول اللہ صلّی اللہُ علیہِ وآلِہٖ وسلَّم، صفحہ: 57۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتَكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ

ترجمہ: اے اللہ پاک! سب رسولوں کے سردار، اَہْلِ تقویٰ کے امام، سب سے آخری نبی، صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر اپنے درود، رحمتیں اور برکتیں نازِل فرما[1]

نوٹ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ کا بتایا ہوا درودِ پاک لمبا ہے، میں نے مختصراً عرض کیا ہے۔

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام | شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
شہریارِ اِرَم تاجدارِ حرم | نَوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام
فتحِ بابِ نُبوّت پہ بے حد درود | ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہ وآلِہ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[3] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا

1…القول البدیع، الباب الاول فی الامر بالصلاۃ علی رسول اللہ صلَّی اللہُ علیہ وآلِہٖ وسلَّم، صفحہ:57۔
2…حدائقِ بخشش، صفحہ:295-296ملتقطاً۔

3…جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284

دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ذِکرِ سرکار سے دِل بہلتے ہیں

بُخاری شریف جو حدیثِ پاک کی سب سے مَقْبول کتاب ہے، اس میں روایت ہے، حضرت سَلَمہ بن اَکْوَع رَضِیَ اللہُ عنہ صحابیٔ رسول ہیں، آپ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ جب ہم خیبر کی جانِب سَفَر پر تھے، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کا ہمیں شرف نصیب تھا، رات کا وقت تھا، دورانِ سَفَر ایک شخص نے میرے بھائی حضرت عامِر بن اَکْوَع رَضِیَ اللہُ عنہ سے کہا: اے عامِر! اپنا کلام ہی سُنا دیجیے!

حضرت عامِر بن اَکْوَع رَضِیَ اللہُ عنہ خُود نعت گو شاعِر بھی تھے اور نعت خواں بھی تھے، آپ فوراً سُواری سے اُترے اور اُونٹوں کے آگے چلتے ہوئے نعت شریف پڑھنا شروع کی۔[1]

حضرت عامِر بن اَکْوَع رَضِیَ اللہُ عنہ کی نعت شریف سُنانے سے پہلے میں آپ کی تَوَجُّہ حَسَّانُ الْہِنْد یعنی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ایک کلام کی طرف کروانا چاہتا ہوں؛ اعلیٰ حضرت کا حمدیہ کلام ہے:

وہی رَبّ ہے جس نے تجھ کو ہمہ تَن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا
تجھے حمد ہے خُدایا[2]

1...بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ خیبر، صفحہ:1050، حدیث:4195ملتقطاً۔
2...حدائقِ بخشش، صفحہ:363۔

اس کلام میں اعلیٰ حضرت نے اللہ پاک کی حمد بیان کی ہے، حَمْد کا انداز یہ ہے کہ کہا: وہ رَبّ جس نے اپنے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو سراپا کرم ورحمت بنا کر بھیجا، ہمیں آپ کے دَر کا منگتا بننے کی توفیق عطا فرمائی ہے، سب تعریفیں اُس رَبِّ رحمٰن کی ہیں۔

سوچنے کی بات ہے؛ حمد کا یہ والا لہجہ کہ حمد کی ضِمن میں شانِ مصطفےٰ بھی ہو، شانِ مصطفےٰ کے بیان سے حمد بھی نکلے، یہ لہجہ اعلیٰ حضرت نے کہاں سے لیا...؟

سنیے! صحابیٔ رسول کی نعت؛ حضرت عامِر بن اکوع رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے نعت شریف پڑھی، کہا:

اَللّٰهُمَّ لَوْ لَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا | وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا اَبْقَيْنَا | وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَا قَيْنَا

ترجمہ: اے اللہ پاک! اگر تُو اپنے مَحْبُوب کو نہ بھیجتا، ہم ہدایت نہ پاسکتے، ہم صدقہ خیرات نہ کر سکتے، ہم نمازیں نہ پڑھ سکتے، مولیٰ! بخشش فرما، جب تک زِندہ ہیں، مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا جانثار رکھ، ان کے دُشمن کے سامنے (جانیں قربان کرتے ہوئے) ہمیں ثابِت قدمی نصیب فرما۔

سُبْحٰنَ الله! یہ ہے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہم کا نعت کہنے کا انداز؛ اللہ پاک کی حمد و ثنا بھی ہو رہی ہے، اس کا شکر بھی ادا کیا جارہا ہے کہ ❁ اے مالِکِ کریم! تیرا بہت بہت شکر ہے تُو نے اپنا محبوب بھیج دیا ❁ اے مہربان ربّ! اگر ایسا نہ ہوتا، تیرے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دُنیا میں تشریف نہ لاتے تو ہمارے مُرْدَہ دِلوں کو زِندہ کون کرتا؟ ❁ ہم بھٹکتے رہ جاتے، ہمیں سیدھا رستہ کون دکھاتا؟ ❁ آہ! ہم پتھروں کو سجدے کرتے رہ جاتے ❁ اے مالِک! یہ تیرا اِحسان ہوا، تیرا کرم ہوا، تُو نے مَحْبُوب عطا فرمایا ❁ انہوں نے ہمیں سیدھا رستہ دکھایا ❁ نمازوں کا ڈھنگ دیا ❁ تیری پہچان کروائی ❁ ہزار شرکیہ سجدوں سے بچا کر تیرے حُضُور سَر جھکانے کا طریقہ سکھا دیا۔ پھر صحابیٔ رسول کے عشق بھرے جذبات دیکھیے! کہا:

❁ اے مالِکِ کریم! مجھے بخش دے ❁ اے میرے پاک پروردگار! میں اپنی جان، اپنا تن، من، دَھن سب کچھ محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں پر نثار کر دینا چاہتا ہوں، مولیٰ! مجھے ان پر قربان کر دے۔

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے جب ان کی یہ نعت اور دِل کے جذبات سُنے تو فرمایا: مَنْ هٰذَا السَّائِقُ؟ یعنی یہ (نعت شریف پڑھتے ہوئے) اُونٹوں کو چلانے والا کون ہے؟ عرض کیا گیا: یہ عامِر بن اَکْوَع ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے خُوش ہو کر انہیں دُعا دیتے ہوئے کہا: یَرْحَمُهُ اللّٰه اللہ پاک اس پر رحمتیں نازِل فرمائے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

آ گئے نبی...!! آ گئے نبی!

پیارے اسلامی بھائیو! آج اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! 12 وِیں شب ہے، آج وِلادتِ مصطفےٰ کی سُہانی رات ہے۔ ہاں! ہاں! آج کی رات کے آخری لمحات میں دُنیا کو مسیحا ملا ❁ اس رات کے آخری لمحات میں نُور چمکا، جس نے زمانے روشن کر دیئے! ❁ آج کی رات یتیموں کو آسرا مِلا ❁ بے سہاروں کو سہارا عطا ہو گیا ❁ بُھولے بھٹکے ہوؤں کو ہادِی و راہنما مِل گیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آج ہی وہ رات ہے کہ تقریباً **15 سو سال** پہلے آج کی رات ❁ ستارے زمین کی طرف مائِل ہو رہے تھے ❁ فرشتوں کی بارات زمین پر اُتر رہی تھی ❁ آسمان و زمین میں خوشیاں ہی خوشیاں تھیں ❁ کعبہ سلامی کے لیے جھک گیا تھا ❁ فرشتوں کے سردار حضرت جبریلِ امین علیہ السّلام کعبے کی چھت پر جھنڈا گاڑ رہے تھے ❁ مشرقی جانور

1...بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ خیبر، صفحہ:1050، حدیث:4195 ملتقطاً۔

مَغْرِبْ والوں کو، مغربی جانور مَشْرِقْ والوں کو مبارک بادیاں دے رہے تھے ❁ شیطان خبیث رو رہا تھا، چیخ چلّا رہا تھا ❁ قیصر و کسریٰ (یعنی اس وقت کے بہت طاقتور بادشاہوں) کے محلّات پر زلزلہ طاری تھا ❁ ہاں! ہاں! آج وہ رات ہے جس کے صدقے اندھیرے چھٹ گئے ❁ نُور ہی نُور دُنیا بھر میں پھیل گیا ❁ رحمت چھا گئی ❁ بگڑیاں بن گئیں ❁ نصیب چمک گئے ❁ رَبّ کا فضلِ عظیم ہو گیا ❁ دو جہاں کے سردار، مکّے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم رَحۡمَۃٌ لِّلۡعٰلَمِیۡنَ بن کر دُنیا میں تشریف لے آئے۔

نصیب چمکے ہیں فرشیوں کے کہ عَرش کے چاند آ رہے ہیں
جھلک سے جن کی فلک ہے روشن، وہ شمس تشریف لا رہے ہیں
ہیں وجد میں آج ڈالیاں کیوں؟ یہ رَقْص پتّوں کو کیوں ہے شاید
بہار آئی، یہ مُژدہ لائی کہ حق کے مَحْبُوب آ رہے ہیں
خُوشی میں سب کی کُھلی ہیں باچھیں، رَچی ہے شادی، مچی ہیں دُھومیں
چرند اِدھر کھکھلا رہے ہیں، پرند اُدھر چہچہا رہے ہیں
نثار تیری چہل پہل پر ہزار عیدیں ربیعُ الاوّل
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں
شبِ وِلادت میں سب مسلماں نہ کیوں کریں جان و مال قرباں
ابولہب جیسے سخت کافِر خوشی میں جب فیض پا رہے ہیں
زمانہ بھر میں یہ قاعِدہ ہے کہ جس کا کھانا، اُسی کا گانا
تو نعمتیں جن کی کھا رہے ہیں، اُنہیں کے ہم گیت گا رہے ہیں
خُدا کے وہ ہیں، خُدائی اُن کی، رَبّ ان کا مولیٰ، وہ سب کے آقا

نہیں خُدا تک رسائی اُن کی جو اِن سے ناآشنا رہے ہیں
پھنسا ہے بحرِ اَلم میں بیڑا پئے خدا ناخدا سہارا
اکیلا سالکؔ! ہیں سب مخالف! ہمومِ دنیا ستا رہے ہیں (1)

--*-*

سرکار کی آمد! مرحبا!	سردار کی آمد! مرحبا!	
اچھّے کی آمد! مرحبا!	سچّے کی آمد! مرحبا!	
حُضُور کی آمد! مرحبا!	پُرنور کی آمد! مرحبا!	

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانیں تو بے حَد و بے شُمار ہیں، اتنی شانیں ہیں کہ اِن شانوں کو بیان کرنا تو دُور کی بات، ہم ان کی گنتی بھی نہیں کر سکتے۔ کیا خُوب کہا تھا اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے؛

تیرے تو وَصف عیبِ تناہی سے ہیں بَرِی | حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے (2)

وضاحت: عیبِ تناہی یعنی **خَتْم ہو جانا** بھی تو ایک عیب ہے، اے پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک نے آپ کو ہر عیب سے پاک رکھا، یہاں تک کہ آپ کے اَوْصاف و کمالات اور شانیں **ختم ہو جانے** کے عیب سے بھی پاک ہیں۔

خیر! پیارے نبی، سچے اور اچھے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانوں میں ایک شان **مسیحائی** بھی ہے۔

1...دیوانِ سالک، صفحہ:35 تا 37 ملتقطاً۔
2...حدائقِ بخشش، صفحہ:175۔

مسیحا مطلب: ❁ چُھو کر شِفَا بخشنے والے ❁ مُردے جِلانے والے ❁ زندگی بخشنے والے ❁ مشکلات ٹالنے والے۔ یہ وَصْف بطورِ خاص حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام کا بیان ہوا ہے۔ مگر ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم وہ ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام کے بھی آقا ہیں، آپ کو اللہ پاک نے مسیحائی میں وہ کمال بخشا کہ ایسا کمال اور کسی کو بھی عطا نہیں ہوا۔ مولانا حَسَن رضا خان رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ لکھتے ہیں:

جو بات لبِ حضرتِ عیسیٰ نے دِکھائی | وہ کام یہاں جنبشِ داماں سے نکالا [1]

وضاحت: حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام کا معجزہ ہے کہ مٹی کے پرندے بنا کر پُھونک مار کر اُن میں جان ڈال دیا کرتے تھے۔ قرآنِ کریم میں ہے:

اَنِّیْۤ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْــٴَـةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ (پارہ:3، سورۂ آلِ عمران:49)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: وہ یہ کہ میں تمہارے لیے مٹی سے پرندے جیسی ایک شکل بناتا ہوں پھر اُس میں پھونک ماروں گا تو وہ اللہ کے حکم سے فوراً پرندہ بن جائے گی۔

مولانا حسن رضا خان صاحِب رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ فرما رہے ہیں: وہ کام جو حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام لبہائے مقدّس ہِلا کر پُھونک مار کر کیا کرتے تھے، جانِ مسیحا، آقائے عیسیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ مسیحائی یہ ہے کہ آپ وہی کام بَس دامن مبارَک ہِلا کر کر دیا کرتے ہیں۔

ایک مقام پر لکھتے ہیں:

تم سے اُس بیمار کو صحت ملے | جس کو دے دَیں حضرتِ عیسیٰ جواب [2]

1…ذوقِ نعت، صفحہ:61۔
2…ذوقِ نعت، صفحہ:89۔

وضاحت: یہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا ایک معجزہ ہے کہ وہ لاعِلاج مریض جس کا عِلاج دُنیا کا کوئی طبیب نہ کر سکتا، حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اُسے صِرْف اپنا ہاتھ مبارَک لگا کر ہی شِفایاب کر دیا کرتے تھے۔ قرآنِ کریم میں ہے:

وَ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ (پارہ:3، سورۂ آلِ عمران:49)	ترجمۂ کنزُ العِرفان: اور میں پیدائشی اندھوں کو اور کوڑھ کے مریضوں کو شفا دیتا ہوں۔

مولانا حَسَن رضا خان صاحِب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کہہ رہے ہیں: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم! حضرت عیسیٰ علیہ السّلام وہ مسیحا ہیں کہ جس مریض کو سارِی دُنیا کے سارے طبیب جواب دے دیں، حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اسے بھی شِفایاب کر لیتے ہیں مگر آپ کی شان یہ ہے کہ جسے خُود حضرتِ عیسیٰ علیہ السّلام ہی کہہ دیں کہ تمہارا عِلاج نہیں ہو سکتا، آپ ایسے مسیحا ہیں، اللہ پاک کی عطا سے ایسے لاعِلاج مریض کو بھی شِفَا بخش دیتے ہیں۔

جس کے تلووں کا دھوون ہے آبِ حیات ہے | وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی[1]

--*-*

سرکار کی آمد!	مرحبا!	سردار کی آمد!	مرحبا!
اچھّے کی آمد!	مرحبا!	سچّے کی آمد!	مرحبا!
حُضُور کی آمد!	مرحبا!	پُرنور کی آمد!	مرحبا!

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کی شانِ مسیحائی کا ذِکْرِ خیر کرتے سنتے ہیں:

1…حدائقِ بخشش، صفحہ:138۔

مُردہ بیٹی زِندہ کر دی

اَلْمَوَاهِبُ اللَّدُنيه میں ہے: ایک شخص تھا، اُس کی بیٹی کا انتقال ہو گیا (اس کا نصیب چمکا کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم سے اس کی ملاقات ہو گئی) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے اسے اِسْلام قبول کر لینے کی دعوت ارشاد فرمائی۔ وہ کہنے لگا: اے مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم! ایک شرط پر کلمہ پڑھوں گا، پہلے میری بیٹی کو زندہ کر دیجیے!

سُبْحٰنَ الله! اب محبوبِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ مسیحائی دیکھیے! فرمایا: اپنی بیٹی کی قبر دِکھاؤ! وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو ساتھ لے کر بیٹی کی قبر پر پہنچا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے اس بیٹی کا نام لے کر پُکارا:

یَا فُلَانَۃَ

ترجمہ: اے فُلاں لڑکی...!!

بَس اتنا سننے ہی کی دَیْر تھی، وہ بچی قبر سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور کہا:

لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ

ترجمہ: جی! یارسولَ الله صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! میں حاضر ہوں۔

فرمایا:

اَتُحِبِّيْنَ اَنْ تَرْجِعِي

ترجمہ: دوبارہ لوٹ کر دُنیا میں آنا چاہتی ہو؟

اب یہاں ایک کمال کی بات دیکھیے! بچی ہے، فوت ہو گئی ہے، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے اسے زِندہ فرمایا ہے، اس کا لاڈ اُٹھانے والا باپ، وہی والِد جو اسے کندھوں پر بٹھاتا

ہو گا، گود میں سُلاتا ہو گا، ناز نخرے اُٹھاتا ہو گا، وہ والِد سامنے موجود ہے، قبر کے تنگ گھڑے سے نکلی ہے، اب دُنیا اپنی پُوری وُسعتوں کے ساتھ اس کے سامنے موجود ہے، اسے زِندہ رہنے کا ایک اور موقع مِل رہا تھا مگر اُس لڑکی نے بڑی بے نیازی سے کہا:

لَا وَاللّٰهِ يَارَسُولَ اللّٰهِ

ترجمہ: یارسولَ اللہ! خُدا کی قسم! میں واپس نہیں آنا چاہتی۔

کیوں نہیں آنا چاہتی...؟ کیا وجہ ہے؟ ایک طرف قبر کا تنگ گڑھا، ایک طرف اتنی بڑی کائنات، ایک طرف موت، دوسری طرف زندگی، آخر کیوں زِندہ نہیں ہونا چاہتی؟ ذرا دِل کے کانوں سے اس کی وجہ سنیے! اس لڑکی نے عرض کیا:

اِنِّیْ وَجَدْتُ اللّٰهَ خَيْرًا لِيْ مِنْ اَبَوِيَّ

ترجمہ: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں نے اللہ پاک کو اپنے والدین سے بڑھ کر مہربان پایا ہے۔[1]

سُبۡحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** اس روایت میں ایک تَو رسولِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ مسیحائی کا بیان ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے صِرْف اس بچی کو نام لے کر پُکارا، اور کچھ نہیں فرمایا، بَس پُکارنے ہی سے وہ زِندہ ہو گئی۔

خاکِ پامال غریبوں کو نہ کیوں زندہ کرے | جس کے دامن کی ہوا بادِ مسیحائی ہو[2]

وضاحت: وہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جن کے دامن سے آنے والی ہوا شفا بخش ہو، اُن کے قدموں سے لگنے والی خاکِ پاک غریبوں کو زندگی کیوں نہیں بخش سکتی...؟

1...مواہب لدنیہ، المقصد الرابع، الفصل الاول، حدیث القصعۃ، جلد:2، صفحہ:239و240۔
2...ذوقِ نعت، صفحہ:204۔

اللہ پاک بہت مہربان ہے

پیارے اسلامی بھائیو! وہ بچی جو نابالغی کی حالت میں ہی وفات پاگئی تھی۔[1] اس روایت کی روشنی میں اُس پر ہونے والی اللہ پاک کی رحمت و مہربانی کو بھی ذرا دیکھیے! اس بچی نے کہا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ مجھ پر اتنے مہربان نہیں ہیں، جتنا مہربان میں نے اللہ پاک کو پایا ہے، لہٰذا میں اب اللہ پاک کا دَرِ رحمت چھوڑ کر واپس نہیں آنا چاہتی۔

سُبۡحٰنَ اللہ! اَلْحَمۡدُ لِلّٰہ! اللہ پاک بہت مہربان ہے، بہت ہی مہربان ہے، ہمارے ہاں جب کوئی انتقال کر جاتا ہے تو اَہْلِ خانہ، عزیز رشتے دار رَوتے ہیں، غمگین ہوتے ہیں، اس میں حرج نہیں، البتہ! یہ بھی ہمیں غور کرنا چاہیے کہ جانے والا ہم سے اگرچہ جُدا ہو گیا ہے مگر گیا کہاں ہے...؟ اللہ پاک کی بارگاہ میں۔ وہ رَبِّ کریم جو بڑا ہی مہربان ہے، اس رَبِّ رحمٰن کے حُضُور حاضِر ہو گیا ہے، اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ الۡکَرِیۡم! کرم ہی کا حقدار ٹھہرے گا۔

اللہ پاک کی بے پناہ رحمتوں کا بیان

حدیثِ پاک میں ہے: اللہ پاک کی 100 رحمتیں ہیں، اُن میں سے صِرْف ایک رحمت اللہ پاک نے جِنّوں، انسانوں، جانوروں اور کیڑے مکوڑوں وغیرہ میں اُتاری، اِسی سبب سے یہ آپس میں ایک دُوسرے پر رَحْم کرتے ہیں۔[2]

یعنی اس دُنیا میں جہاں کہیں، جس انداز سے بھی رحمت، بھائی چارے، اِحْسان اور مہربانی کے رویّے موجود ہیں، وہ سب اللہ پاک کی صِرْف ایک قسم کی رحمت کا اَثَر ہے ۞ ماں

1... شرح زرقانی مع مواہب لدنیہ، المقصد الرابع، الفصل الاول، جلد:7، صفحہ:62 ماخوذاً۔
2... مسلم، کتاب التوبہ، باب فی سعۃ اللہ تعالیٰ، صفحہ:1056، حدیث:2752۔

اپنے بچوں سے پیار کرتی ہے، یہ بھی اُسی رحمتِ اِلٰہی کا ظہور ہے ❁ باپ کے دِل میں اپنے بچوں کے لیے شفقت ہے، یہ بھی اُسی رحمت کا ظہور ہے ❁ ننھی سی چڑیا اپنی چونچ میں دانہ اُٹھائے بہت دور تک اُڑتی ہے، گھونسلے میں پہنچ کر اپنے بچے کے مُنہ میں دانہ ڈال دیتی ہے، یہ پیار، یہ محبّت، یہ جذبۂ ایثار و قربانی بھی اُسی رحمتِ اِلٰہی کا ہی ظُہور ہے ❁ یہاں تک کہ وَحْشی جانور، شیر، چیتا وغیرہ جن کا کام ہی چِیر پھاڑ کرنا ہے، یہ بھی اپنے بچوں پر مہربان ہوتے ہیں، یہ بھی اُسی رحمتِ اِلٰہی کا ظہور ہو رہا ہے۔

رنج و آلام کو ٹالتا ہے خُدا	بے سہاروں کو پالتا ہے خُدا
بھر کے سُورج میں نُور کی کرنیں	خاکداں کو اُجالتا ہے خُدا
اپنے نُورِ کرم سے انساں کو	تیرگی سے نکالتا ہے خُدا

روزِ قیامت 100 رحمتوں کا ظہور ہو گا

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: اِس دُنیا میں اللہ پاک نے اپنی 100 رحمتوں میں سے صِرف ایک قِسْم کی رحمت اُتاری ہے، روزِ قیامت اللہ پاک اپنی 100 کی 100 رحمتیں پُوری فرمادے گا۔(1)

اَللّٰہُ اَکْبَر! **اے عاشقانِ رسول!** غور فرمائیے! جب ایک رحمت کا یہ اَثَر ہے کہ ماں اپنے بچے کے لیے جان تک قربان کرنے کو تیار ہو جاتی ہے تو اُن 100 رحمتوں کا اَثر کیا ہو گا...؟ دُعا کیجیے کہ اللہ پاک ہمیں اپنی رحمت کا حقدار بنادے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

1... مسلم، کتاب التوبۃ، باب فی سعۃ اللہ تعالیٰ، صفحہ: 1056، حدیث: 2753 ملتقطاً۔

....اور بیٹے زندہ ہو گئے

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ مسیحائی کی کیا ہی نِرالی شان ہے۔ اللہ! اللہ...!!

آپ نے حضرت جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے بیٹوں والی روایت تو سُن ہی رکھی ہو گی۔ غزوۂ خندق کا موقع تھا، دُشمن سے حفاظت کی خاطِر مدینہ شریف کے اطراف میں خندق یعنی بڑا گڑھا کھودا جارہا تھا۔ اور سُبْحٰنَ اللہ! ایسے کریم آقا کی آقائی پر بھی سو جان سے قربان...!! اگرچہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم اس پر راضی نہیں تھے مگر محبوبِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم خُود اپنے رحمت و شان والے مقدَّس، مبارَک ہاتھوں سے خندق کی کھدائی فرما رہے تھے۔

اس شان کے ہم نے کیا کسی نے دیکھے نہی زِینہار⁽ابتک⁾ آقا
ایسا تو کہیں سُنا نہ دیکھا بندوں کا اُٹھائیں بار آقا
تم عرش کے تاجدار مولیٰ تم فرش کا باوقار آقا

خیر! خندق کی کھدائی جاری تھی، حضرت جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی نظر چہرۂ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر پڑی، چہرۂ مقدّس و مطہر پر بُھوک کے آثار ظاہِر تھے، سچّے عاشقِ رسول حضرت جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا دِل تڑپ گیا، فوراً گھر پہنچے، زوجہ کو روٹیاں بنانے کا کہا اور خُود جلدی سے ایک بکری ذَبح کر لائے۔ ادھر کھانے کی تیاری شروع ہوئی، اُدھر حضرت جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے اور کھانے کے لیے تشریف لے چلنے کی دعوت پیش کی۔

یہاں ایک تَو یہ معاملہ ہوا کہ حضرت جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے تھوڑے افراد کے لیے اہتمام کیا تھا، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سبھی صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم کو ساتھ لے کر تشریف لے آئے۔

دوسرا معاملہ یہ ہوا کہ حضرت جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ جب بکری ذَبَح کر رہے تھے، تب ان کے 2 بیٹوں نے یہ منظر دیکھا؛ بچے تھے، بچپنے کے سبب دونوں نے اَبُّو جان کی نقل کی، چھوٹا بھائی نیچے لیٹا، بڑے بھائی نے گلے پر چُھری چلا دی۔ آہ! آنکھوں کے سامنے چھوٹا بھائی تڑپ تڑپ کر دَم توڑ گیا۔ کچھ دَیر کے بعد اِن کی اَمّی جان انہیں ڈھونڈتے ہوئے چھت پر آئیں تو بڑا بھائی ڈر کے مارے بھاگا اور چھت سے گِر کر وہ بھی جاں بحق ہو گیا۔

اللّٰہُ اکبر! ایک طرف یہ پریشانی کہ آج عرش کے مہمان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت ہے اور گھر میں دو بچوں کی وفات ہو گئی، دوسری طرف یہ مُعَاملہ کہ کھانا کم ہے، افراد زیادہ آ گئے۔ فوری طَور پر دونوں بیٹوں کے مبارَک لاشے ایک جگہ رکھ کر اُوپَر کپڑا ڈال دیا گیا اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے لیے دستر خوان بچھا دیا گیا۔

مگر قربان جائیے! جن کی نگاہیں عرش سے بھی پار تک دیکھ سکتی ہوں، ان سے یہ معاملہ بھلا کیسے چُھپ سکتا تھا۔ پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم کے ساتھ حضرت جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے گھر تشریف لائے، فرمایا: جابِر! تمہارے بیٹے کہاں ہیں؟

اللّٰہُ اکبر! ایک ماں جس کے دونوں لختِ جگر دُنیا سے جا چکے تھے مگر محبوبِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ادب کے پیشِ نظر غم کا طُوفان سینے میں چھپائے بیٹھی تھیں، جب ان سے بیٹوں کو لانے کا کہا گیا ہو گا، غم کا سمندر ایک دَم آنکھوں کے رستے اُمنڈ آیا ہو گا، پاکباز زوجہ نے حضرت جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو سارا ماجرا سُنایا اور بتایا کہ ہمارے بچے اب اس دُنیا میں نہیں ہیں۔ حضرت جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے پیروں تلے سے بھی گویا زمین نکل گئی ہو، ایسی غم کی خبر سُن کر کلیجہ منہ کو آیا ہو گا مگر ادبِ مصطفےٰ کے پیشِ نظر غم کے گھونٹ پی گئے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! بچے تو یہاں نہیں ہیں۔ فرمایا: جابِر!

اللہ پاک کا حکم ہے، بچوں کو جلد لے آؤ!

اب کیا کرتے، حضرت جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے دونوں بیٹوں کے لاشوں کو اُٹھایا اور محبوبِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں حاضِر کر دیا۔

اب یہاں 3 معجزات کا ظہور ہوا: (1): پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا فرمائی تو حضرت جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے دونوں بیٹے زِندہ ہو گئے (2): کھانا جو کہ کم افراد کے لیے تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی برکت سے تمام صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم کو پُورا آ گیا، بلکہ بچ گیا جو بعد میں پڑوسیوں میں بھی تقسیم کیا گیا (3): وہ بکری جو حضرت جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے ذَبح کی تھی، پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی ہڈیوں کو جمع کر کے زِندہ ہونے کا حکم فرمایا تو وہی بکری جس کا گوشت ابھی ابھی صحابہ کھا چکے تھے، حکمِ مصطفےٰ سُن کر کان چھاڑتی ہوئی کھڑی ہو گئی۔ (1)

لَب زُلالِ چشمۂ کُن میں گندھے وقتِ خمیر
مردے زندہ کرنا اے جاں تم کو کیا دُشوار ہے (2)

وضاحت: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم آپ کے لبِ مبارک چشمۂ کن (یعنی اللہ پاک کے حکمِ کن سے جاری ہونے والی قدرت) کی شیرینی سے فیضیاب ہیں۔ اس فیض سے ناممکن کام بھی ممکن ہو جاتے ہیں، تو مردوں کو اللہ کے حکم سے زندہ کر دینا آپ کے لیے کیا مشکل ہے؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1…مدارج النبوۃ (مترجم)، جلد: 1، صفحہ: 207 بتصرف۔
2…حدائقِ بخشش، صفحہ: 176۔

صحابیہ کی دُعا سے بیٹا زندہ ہو گیا

امام اِبْنِ اَبِی الدُّنیا جو امام بُخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ سے بھی بہت پہلے کے بزرگ اور بہت ماہِر مُحدِّث ہوئے ہیں، آپ نے روایت ذِکر کی، حضرت اَنس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عنہ جو صحابیِٔ رسول ہیں، فرماتے ہیں: ایک بُوڑھی خاتُون تھیں، وہ اپنے بیٹے کے ساتھ ہجرت کر کے مدینۂ پاک حاضِر ہوئیں۔ اپنے بیٹے کے ساتھ یہیں رہنے لگیں۔

کچھ دِن گزرے کہ ان کا بیٹا بیمار ہوا، کچھ دِن زِندہ رہ کر آخِر انتقال کر گیا۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس پر چادَر ڈال دی اور فرمایا: اس کی تجہیز و تکفین کی تیاری کرو! ساتھ ہی مجھے فرمایا: اے انس! اس کی ماں کو خبر دے آؤ!

میں نے اَمّاں جان (یعنی بُوڑھی خاتُون) کو اطلاع پہنچائی، وہ غمگین حالت میں میّت کے پاس پہنچیں، قدموں کی طرف بیٹھیں اور بیٹے کے قدموں کو پکڑا اَور کہا: اے اللہ پاک! میں نے خُوش دِلی سے کلمہ پڑھا، جھوٹے خُداؤں کو تیری رضا کے لئے چھوڑ دیا، تیری طرف رغبت رکھتے ہوئے ہجرت کی۔ اے اللہ پاک! (میں جو پہلے مُشْرِکَہ تھی، جھوٹے خُداؤں سے مُنہ موڑا، اب میرا بیٹا انتقال کر گیا، اے مالِک! مشرکین میرا مذاق اُڑائیں گے، مجھ پر ہنسیں گے کہ دیکھا! ہمارے خُداؤں کو چھوڑا تو مصیبت میں پڑ گئی، اے مالِکِ کریم!) ان مشرکوں کو مجھ پر ہنسنے کا موقع مت عطا کر! اے مالِکِ کریم! مجھ پر وہ مصیبت نہ ڈال، جسے برداشت کرنے کی میں ہمّت نہیں رکھتی۔

حضرت انس بن مالِک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بُوڑھی ماں کے الفاظ ابھی پُورے بھی نہ ہوئے تھے کہ فوت شُدَہ بیٹے (جس کے مرنے کی تصدیق رسولِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کر چکے

تھے، اسی بیٹے) نے ہِلنا شروع کیا، اُس نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ فرماتے ہیں: بڑھیا کا یہ بیٹا سالہا سال تک زندہ رہا، یہاں تک کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بھی پردہ فرما لیا اور بڑھیا بھی دُنیا سے چلی گئی، اس کے بعد اس بیٹے کا انتقال ہوا۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ مسیحائی...!! وہ حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام تھے، جو قُمْ بِاِذْنِ اللہِ (اُٹھ اللہ کے حکم سے) کہہ کر مردے زِندہ کر دیا کرتے تھے، یہاں یہ شان ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی تو بات ہی کیا ہے، آپ کے سچّے عاشق، درِ مصطفےٰ کے خُدّام مردے زندہ کر لیا کرتے ہیں۔

جانِ عیسیٰ تِرے اعجاز کا کہنا کیا ہے | جبکہ بندے تِرے مُردوں کو جِلا جانتے ہیں (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

زِندگی بخش رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْۚ (پارہ:9، سورۂ اَنْفَال:24)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ جب وہ تمہیں اس چیز کے لیے بلائیں جو تمہیں زندگی دیتی ہے۔

یہ بہت ہی خوبصورت آیت کریمہ ہے، اس آیتِ کریمہ میں ہم ایمان والوں سے

1...حجۃ اللہ علی العالمین، القسم الثالث، الباب الثالث، الفصل الثانی، صفحہ:305۔
2...قبالۂ بخشش، صفحہ:203۔

خطاب ہے، ارشاد ہوا: اے اِیْمان والو...!! جب بھی تمہیں اللہ کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم بُلائیں، تم جہاں کہیں ہو، جس حالت و کیفیت میں ہو، جیسی بھی مَصرُوفیّت ہو، سب چھوڑ چھاڑ کر فورًا مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کی خِدْمت میں حاضِر ہو جایا کرو!

حضرت اُبَی بن کعب کو نصیحت

روایت ہے؛ حضرت اُبَی بن کعب رَضِیَ اللہُ عنہ ایک مرتبہ نماز ادا کر رہے تھے، دورانِ نماز ہی پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم نے انہیں پُکارا، آپ نے پُکار مبارک سُنی، اب چونکہ نماز میں تھے، اللہ پاک کے حُضُور حاضِر تھے، چنانچہ جلدی سے نماز مکمل کی، پھر حاضِرِ خِدْمت ہو گئے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم نے فرمایا: اُبَی! آنے میں دَیْر کیوں لگا دِی؟ عرض کیا: حُضُور! میں نماز پڑھ رہا تھا، فرمایا: کیا تُم نے یہ آیتِ کریمہ نہ پڑھی:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ ۚ (پارہ:9، سورۂ اَنْفال:24)	تَرجَمۂ کَنزُالعِرفان: اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ جب وہ تمہیں اس چیز کے لیے بلائیں جو تمہیں زندگی دیتی ہے۔

عرض کیا: حُضُور! پڑھی ہے، آیندہ ایسا نہ ہو گا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! پتا چلا؛ آدمی چاہے نماز بھی پڑھ رہا ہو، اللہ پاک کے حُضُور حاضِر ہو، اس وقت بھی اگر پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم پُکار لیں تو لازِم ہے کہ آدمی نماز کو وہیں چھوڑے اور بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہو جائے، **عُلَمائے کرام فرماتے ہیں:** مثلاً بندے

1... تفسیر کبیر، پارہ:9، سورۂ انفال، زیرِ آیت:24، جلد:5، صفحہ:471۔

نے 2 رکعتیں پڑھی ہیں، 2 رہتی ہیں، اسی وقت محبوبِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے بُلا لیا، لازِم ہے کہ اسی وقت نماز چھوڑ کر حاضِری دے، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم جو خِدْمت ذِمّے لگائیں، وہ بجالائے، اس کام میں چاہے جتنا بھی وقت لگے، واپس آکر وہیں سے نماز شروع کرلے، جہاں چھوڑی تھی، اتنے سارے کام کرنے کے باوُجود اس کی نماز نہیں ٹوٹے گی۔[1]

ثابِت ہوا کہ جملہ فرائِض فروع ہیں | اَصْل الاُصُول بندگی اس تاجور کی ہے[2]

یعنی سب فرضوں کی اصل، سب سے بڑا فرض، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت و فرمانبرداری ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے بُلانے پر فورًا حاضِر ہو جانے کی اتنی زیادہ اہمیت کیوں ہے؟ ویسے ماں باپ بھی بُلائیں تو مسئلہ یہ ہے فرض پڑھ رہے ہوں تو نماز توڑ کر نہیں جائیں گے، نفل پڑھ رہے ہوں تو نماز توڑ کر حاضِر ہو جائیں گے لیکن اس صُورت میں نماز ختم ہو جائے گی، دوبارہ نئے سرے سے شروع کرنی پڑے گی۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کا بُلانا ایسا اَہَم کیوں ہے؟ بندہ اللہ پاک کی بندگی چھوڑے، نماز چھوڑ دے، حاضِر ہو جائے، خِدْمتِ سرکار میں گھنٹہ لگے، 2 گھنٹے لگیں، چاہے جتنا وقت لگے، خِدْمت بجالائے، نماز تب بھی نہیں ٹوٹے گی، مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے پُکارنے اور فورًا حاضِرِ خِدْمت ہونے کی اتنی اہمیت کیوں ہے؟ اللہ پاک نے اس کا سبب بیان کیا، فرمایا:

1...مرآۃ المناجیح، جلد:3، صفحہ:224 مفصلاً۔
2...حدائقِ بخشش، صفحہ:205۔

لِمَا یُحۡیِیۡكُمۡ ۚ | **تَرجَمۂ کنزُالعِرفان:** جو تمہیں زندگی دیتی ہے۔

یعنی سبب اس کا یہ ہے کہ ہمارے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم زِندگی بخش ہیں۔[1] تمہاری سانسیں بھی ان کا صدقہ ہیں، نمازوں کی توفیق بھی ان کا صدقہ ہے۔

سُبۡحٰنَ اللّٰہ! مَعْلُوم ہوا؛ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم زِندگی بخش نبی ہیں، ظاہِری زندگی بھی ان کے دَر کی عطا ہے، روحانی زندگی بھی ان کا صدقہ ہے اور آخرت کی زندگی بھی انہیں کے دریائے سخاوت کا ایک قطرہ ہے۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو | جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے[2]

پیارے اسلامی بھائیو! زِندگی 2 طرح کی ہوتی ہے؛ **(1):** ایک ہے ظاہِری زندگی **(2):** دوسری ہے روحانی زندگی۔ یہ دونوں طرح کی زندگیاں پیارے آقا، رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کا صدقہ اور عطا ہیں۔

مُحَمَّد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

بڑی مشہور روایت ہے، ہمارے جدِّ اعلیٰ حضرت آدم علیہ السَّلام نے جب آنکھ مبارَک کھولی، دیکھا؛ عرش کے پایوں پر لکھا ہے: لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ۔ عرض کیا: اے مالِک! یہ مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کون ہیں کہ ان کا نامِ پاک تُو نے اپنے نامِ پاک کے ساتھ ملایا ہے؟ فرمایا: اے آدم! یہ تیری اَوْلاد میں سے ہوں گے، لَوۡلَاہُ لَمَا خَلَقۡتُكَ یعنی اے آدم! اگر مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نہ ہوتے تو میں تمہیں بھی پیدا نہ فرماتا۔[3]

1... تفسیر نعیمی، پارہ:9، سورۂ انفال، زیرِ آیت:24، جلد:9، صفحہ:555۔
2... حدائقِ بخشش، صفحہ:178۔
3... کتاب الشفاء، القسم الاول، الباب الثالث، الفصل الاول، جز:1، صفحہ:138۔

اللہ! اللہ...!! **پیارے اسلامی بھائیو!** غور کیجیے! اگر آدم علیہ السّلام ہی نہ ہوتے تو کیا ہم دُنیا میں آسکتے تھے، ہرگز نہیں...!! پتا چلا؛ حضرت آدم علیہ السّلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام تک، تمام انبیائے کرام علیہم السّلام، ہم اور ہم سے پہلے، اب کے موجود اور قیامت تک آنے والے، بلکہ سچ کہوں تو یہ کائنات، یہ زمین، یہ آسمان، یہ سنگ و شجر، یہ کہکشائیں، جو کچھ ہے، سب پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا صدقہ ہے، ہمیں زندگی ملی ہے تو اُن کے صدقے ملی ہے، سانسیں چل رہی ہیں تو اُن کے صدقے چل رہی ہیں۔

ہوتے کہاں خلیل و بنا، کعبہ و منیٰ | لَوۡلَاکَ والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے[1]

لَا وَرَبِّ الۡعَرۡش جس کو جو ملا، اُن سے ملا | بٹتی ہے کونین میں نعمت رسولُ اللہ کی[2]

پیارے اسلامی بھائیو! پتا چلا؛ ظاہِری زندگی کا بلا واسطہ سبب، ڈائریکٹ واسطہ ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہیں، لہٰذا فرمایا: چُونکہ تمہاری زندگی بھی انہیں کا عطیہ ہے، لہٰذا محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جب بھی پُکاریں دوڑتے چلے آیا کرو...!!

زِندگی بخش رسول کی جان بخشی

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی جِلا بخشی (یعنی زِندگی عطا کرنے) کی بھی کیسی نِرالی شان ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا بہت کمال کا معجزہ ہے کہ آپ مُردوں کو زِندہ کر دیا کرتے تھے مگر تھوڑی دیر کے لیے ذرا غور فرمایئے! مثال کے طَور پر ایک شخص کا انتقال ہوا، اس کے مرنے کے 2 مہینے کے بعد حضرت عیسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام

1...حدائقِ بخشش، صفحہ:203۔

2...حدائقِ بخشش، صفحہ:152۔

نے اسے اللہ پاک کی عطا سے زِندہ کر دیا۔ بات تو بہت ہی کمال کی ہے مگر یہ بھی سوچنے کی بات ہے کہ یہ جس کو زِندہ کیا گیا، اس میں 2 مہینے پہلے جان تھی، پھر نکال لی گئی، اب دوبارہ ڈال دی گئی۔ ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ایسے ذیشان ہیں، ایسی کمال مسیحائی رکھتے ہیں کہ وہ چیزیں جن میں کبھی جان تھی ہی نہیں، صِرْف اپنا ہاتھ مبارَک لگا کر بلکہ اِشَارۂ اَبْرُو فرما اُن میں بھی جان ڈال دیا کرتے ہیں۔

دِیواروں نے آمین کہا

بیہقی شریف میں روایت ہے: حضرت اُبو اُسَیْد ساعِدِی رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک دِن پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے چچا جان حضرت عبّاس بن عبد المطلب رَضِیَ اللہُ عنہما سے فرمایا: اے ابو فضل...!! مجھے آپ سے کام ہے، کل آپ اور آپ کے سب اَہْلِ خانہ میرا انتظار کیجیے گا۔

اللہ! اللہ...!! کیا نصیب ہے...!! کاش! ہم منگتوں کو بھی کبھی یہ سعادت مل جاتی، کاش! ہمارے گھر بھی کبھی دو جہاں کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ایک پھیرا ڈال دیتے۔

سدرۃ المنتہیٰ، عرش، باغِ اِرَم، ہر جگہ پڑ چکے ہیں نشانِ قدم
اب تَو اِکْ بار اپنے غُلاموں کے گھر دونوں عالَم کے سرکار آجایئے!

خیر! حضرت عباس رَضِیَ اللہُ عنہ مُنْتَظِر تھے، صبح کو چاشت کے وقت پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ان کے گھر تشریف لائے، سلام کیا، پھر فرمایا: سب ایک جگہ اکٹھے ہو جاؤ! سب جمع ہو گئے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے چچا جان اور باقی اَہْلِ خانہ پر اپنی چادر مبارَک ڈالی اور دُعا کی:

يَا رَبِّ! هٰذَا عَمِّيْ وَصِنْوُ اَبِيْ، وَهٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ، فَاسْتُرْهُمْ مِنَ النَّارِ كَسَتْرِيْ اِيَّاهُمْ بِمُلَاءَتِيْ هٰذِهٖ

ترجمہ: اے اللہ پاک! یہ میرے چچا جان ہیں، میرے والِد کی جگہ ہیں، مولیٰ! یہ میرے اَہْلِ بیت ہیں، جیسے آج میری چادر نے انہیں ڈھانپ لیا ہے، تُو بھی ایسے ہی انہیں جہنّم کی آگ سے مَحْفُوظ فرما لے۔

روایت کے الفاظ ہیں: بس زِندگی بخش رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ پاک سے یہ دُعا نکلنے کی دَیْر تھی، گھر کے دروازوں، کھڑکیوں اور دِیْواروں سے ایک آواز گونج اُٹھی، سب کہہ رہے تھے:

آمِیْن! آمِیْن! آمِیْن!

ترجمہ: مولیٰ! قبول فرما، مولیٰ! قبول فرما، اِلٰہی! قبول فرما۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! شانِ مسیحائی دیکھیے! اَوَّل تو دروازوں، کھڑکیوں اور دِیْواروں کے اندر جان ہوتی ہی نہیں ہے، پھر چلیے! بطور معجزہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں بولنے کا فرمایا ہوتا، وہ بول پڑتے، پھر بھی ایک بات تھی مگر یہاں تو معاملہ ہی نِرالا ہے، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے دروازوں، کھڑکیوں اور دِیْواروں کو بولنے کا فرمایا ہی نہیں، ان دِیْواروں، کھڑکیوں نے صِرْف آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کا دِیدار کیا ہے، آپ کی زبانِ پاک سے نکلی ہوئی خوبصُورت دُعا ہی سُنی ہے، اسی کی برکت سے ان میں زِندگی بھی آ گئی، شعور بھی آگیا، عربی سمجھنے کی صلاحیت بھی آ گئی، بولنے کی صلاحیت بھی آ گئی۔

1 ... معجم کبیر، جلد:8، صفحہ:246، حدیث:15927۔

بعثت نبوی کے مقاصد

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ محبوبِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کرتے ہوئے نیکی کی دعوت عام کریں۔

مزید یہ کہ آج آمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی رات ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دُنیا میں کیوں تشریف لائے، ہمیں یہ بھی سمجھنا چاہیے۔ ❁ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم لوگوں کو کفرو شرک کی گندگی نکالنے کے لئے تشریف لائے ❁ لوگوں کو بااخلاق بنانے کے لیے آئے ❁ عدل و انصاف کا بول بالا کرنے کے لیے آئے ❁ اس لیے تشریف لائے کہ حق و باطل میں فرق ہو جائے ❁ اس لیے تشریف لائے تاکہ لوگ ہدایت پائیں ❁ رحمت پائیں ❁ امن پائیں ❁ جنّت حاصل کر سکیں ❁ جہنّم سے بچ سکیں ❁ اس لیے تشریف لائے تاکہ لوگ اندھیروں سے اُجالوں کے مسافر بنیں۔

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا	مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
اُتر کر حِرا سے سُوئے قوم آیا	اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا
عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا	پلٹ دی بس اک آن میں اس کی کایا

بعثت مبارکہ کی ایک بنیادی حکمت

پیارے اسلامی بھائیو! مَحْبُوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دُنیا میں تشریف لائے، آپ کے آنے کا ایک بنیادی مقصد **قرآن پڑھانا اور سکھانا** ہے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

اَرْسَلْنَا فِیْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ یَتْلُوْا عَلَیْكُمْ اٰیٰتِنَا وَ یُزَكِّیْكُمْ وَ یُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ یُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۵۱﴾

(پارہ:2، سورۂ بقرہ:151)

ترجمۂ کنزُ العِرفان: ہم نے تمہارے درمیان تم میں سے ایک رسول بھیجا جو تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں پاک کرتا اور تمہیں کتاب اور پختہ علم سکھاتا ہے اور تمہیں وہ تعلیم فرماتا ہے جو تمہیں معلوم نہیں تھا۔

یعنی اے مسلمانو...!! اللہ پاک کا تم پر بڑا اِنْعام ہوا کہ رَبِّ رحمٰن نے تم میں اپنے مَحْبُوب نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو بھیجا، آپ سَر تا پا رَحمت ہی رَحمت ہیں۔ یُوں تو مَحْبُوب ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے تم پر لاکھوں اِحسان ہیں مگر چند احسان بالکل ظاہِر ہیں **(1):** ایک یہ کہ وہ تم تک رَبّ کی آیتیں پہنچاتے ہیں، تمہیں آیات پڑھ کر سُناتے ہیں، پڑھنا سکھاتے ہیں، تمہارے الفاظ صحیح کراتے ہیں اور تلاوت کے آداب بھی بتاتے ہیں **(2):** اس کے ساتھ ساتھ وہ تمہیں ❁ بُرے عقیدوں سے ❁ بُرے اخلاق سے ❁ بُری عادات سے ❁ غرض ظاہِری اور باطنی بیماریوں سے پاک کرتے ہیں **(3):** وہ تمہیں قرآنِ کریم کے راز بھی سمجھاتے ہیں **(4):** اور تمہیں دِین و دُنیا کی سب باتیں بتاتے ہیں، جن سے تم بے خبر تھے۔[1]

عُلَمائے کرام بڑی پیاری بات لکھتے ہیں، کہتے ہیں: قرآن پڑھانے کا اَصْل منصب مَحْبُوبِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو عطا کیا گیا ہے، صِرف آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ہی ہیں جو قرآن کو پُوری طرح سمجھتے بھی ہیں، دوسروں کو سکھاتے بھی ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے دُنیا سے پردہ فرمایا، اب قیامت تک کے لئے جو بھی خوش نصیب قرآن پڑھانے کے منصب پر فائِز ہوتا ہے، وہ اَصْل میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے نائِب اور غُلام کی حیثیت سے یہ منصب

1... تفسیرِ نعیمی، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:151، جلد2، صفحہ:66، 67 بتصرف۔

پاتا ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! کیسے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو قرآنِ کریم پڑھانے کی سعادت پاتے ہیں۔ معلوم ہوا؛ یہ مَنصب نصیب ہو جانا، قرآن پڑھانے کی توفیق مِل جانا، پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ایک نسبت جُڑنے کی نشانی ہے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! یہ نسبت روزِ قیامت بخشش کا سبب بن جائے گی۔ ہمیں چاہیے کہ قرآن سیکھنے سکھانے میں حصّہ ضرور لیا کریں۔

مرنے تک قرآن سیکھو اور سکھاؤ!

مشہور صحابیٔ رسول حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، ایک دِن رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یَااَبَاھُرَیْرَۃَ! تَعَلَّمِ الْقُرْاٰنَ وَعَلِّمْہُ یعنی اے ابوہریرہ! قرآن سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ...!! اور یہ کام اُس وقت تک کرتے ہی رہو جب تک تمہیں موت نہ آجائے۔ پَس اگر تمہیں اِسی حالت میں موت آئی کہ تم قرآن سیکھنے اور سکھانے میں مَصْرُوف ہوئے تو فرشتے تمہاری قبر کی زیارت کے لئے ایسے آیا کریں گے، جیسے مسلمان کعبے کی زیارت کے لئے جاتے ہیں۔[2]

مدرسۃُ المدینہ بالغان کی ترغیب

اَلحمدُ للہ! عاشقانِ رسول کی دِینی تنظیم دعوتِ اسلامی ہمیں ایسے بہت سارے مواقع فراہم کرتی ہے، جن کے ذریعے ہم قرآنِ کریم سیکھ بھی سکتے ہیں، سکھا بھی سکتے ہیں۔ اِن میں

1... تفسیر نعیمی، پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، زیرِ آیت:164، جلد:4، صفحہ:349 مفصَّلًا۔

2... اللآلی المصنوعہ، کتاب العلم، جلد:1، صفحہ:203۔

سے ایک ذریعہ مدرسۃُ المدینہ بالغان بھی ہے۔ اَلحمدُ للہ! دَعوتِ اسلامی والے عاشقانِ رسول ❁ مسجدوں ❁ مارکیٹوں ❁ سکولوں ❁ کالجوں وغیرہ میں جگہ اور وقت مُقَرَّر کر کے بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں کو درست تجوید و قراءَت کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنا سکھانے کی سَعَادت حاصِل کرتے ہیں ❁ اِس میں دُرُست تجوید و قراءت کے ساتھ قرآن پڑھنا بھی سکھایا جاتا ہے ❁ فرض عُلُوم بھی بتائے جاتے ہیں ❁ سُنّتیں اور آداب بھی سکھائے جاتے ہیں اور ❁ ترجمہ و تفسیر سُننے کا بھی موقع ملتا ہے۔

ہمارا ہدف ہے کہ فی ذیلی حلقہ (یعنی ہر مسجد میں) کم از کم ایک مدرسۃُ المدینہ بالغان ضرور لگے۔ دِین کا کام ہے، قرآنِ کریم سیکھنے سکھانے کی سعادت ہے، 2 میں سے ایک کام لازمی کیجیے! یا تو قرآن سیکھنے والے بن کر مدرسۃُ المدینہ بالغان میں پڑھنا شروع کر دیں یا سکھانے والے بن جائیں اور مَدَنی مرکز کے دیئے ہوئے طریقے کے مُطَابق مدرسۃُ المدینہ بالغان میں پڑھانا شروع کر دیں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْکَرِیْم! دِین و دُنیا کی بہت برکتیں ملیں گی۔

جشنِ وِلادت کی خوشی میں روزہ رکھیے!

پیارے اسلامی بھائیو! اپنے آقا، کریم آقا، رحیم آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ادا کو ادا کرتے ہوئے کل جشنِ وِلادَت کی خوشی میں روزہ رکھنے کی کوشش کیجیے۔

یاد رہے! یہ نفل روزہ ہے، جس سے بَن پڑے، طبیعت ساتھ دے تو روزہ رکھ لینا چاہئے۔ **حدیثِ پاک میں ہے:** جس نے ثواب کی اُمّید رکھتے ہوئے ایک نفل روزہ رکھا، اللہ پاک اسے دوزخ سے 40 سال (کی مسافَت کے برابر) دُور فرما دے گا۔[1] **معجم کبیر کی روایت میں ہے:** جس نے ایک نفل روزہ رکھا، اس کے لیے جنّت میں ایک درخت لگا دیا جائے گا

1 …جمع الجوامع، جلد:7، صفحہ:190، حدیث:22251۔

جس کا پھل انار سے چھوٹا اور سیب سے بڑا ہو گا، وہ شہد جیسا میٹھا اور خوش ذائقہ ہو گا، اللہ پاک روزِ قیامت روزہ دار کو اس درخت کا پھل کھلائے گا۔[1]

جشنِ وِلادت اور جلوسِ میلاد کے مُتَعَلِّق مدنی پھول

اے عاشقانِ رسول! کل بارھویں شریف (یعنی ربیعُ الاوّل کی 12 تاریخ) ہے۔ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا جشنِ وِلادت ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم نے بھی اپنے دَور کے تقاضوں کے مُطابق وِلادتِ مصطفےٰ کی خوشی کی، اس نعمت پر اللہ پاک کا شکر بجالائے بلکہ خُود ہمارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بھی اپنا جشنِ وِلادَت منایا کرتے تھے بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تو سالانہ نہیں بلکہ ہر ہفتے یعنی ہر پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا جشنِ وِلادت مناتے تھے۔

ہم بھی اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دُھوم دَھام سے جشنِ وِلادت منائیں گے۔ جشنِ وِلادت کی خوشی میں اچھے، صاف ستھرے کپڑے بھی پہنیں گے، تیار ہو کر جلوسِ میلاد میں بھی شرکت کریں گے، **آقا کی آمد کے نعرے** بھی لگائیں گے اور اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دُنیا کو بتادیں گے کہ ہمارے بے مثل و بے مثال آقا کا جشنِ وِلادَت ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہم اس پر دِل و جان سے خوش بھی ہیں اور رَبِّ کریم کے شکر گزار بھی ہیں۔

منانا جشنِ میلادُ النّبی ہر گز نہ چھوڑیں گے	جلوسِ پاک میں جانا کبھی ہر گز نہ چھوڑیں گے
لگاتے جائیں گے ہم یارسولَ اللہ کے نعرے	مچانا مرحبا کی دھوم بھی ہر گز نہ چھوڑیں گے
نبی کے نام پر سو جان سے قربان ہوجائیں	غلامانِ نبی ذِکرِ نبی ہر گز نہ چھوڑیں گے[2]

1… معجم کبیر، جلد:18، صفحہ:366، حدیث:935۔
2… وسائلِ بخشش، صفحہ:414-415 ملتقطاً۔

جلوسِ میلاد میں شرکت کیجیے!

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! جلوسِ میلاد میں بھی خوب دُھوم دھام سے شرکت کرنی ہے ❁ جلوسِ میلاد میں **گاڑیاں / موٹر سائیکل / پیدل** ہر انداز سے بھرپور تیاری کے ساتھ شرکت کی جائے ❁ جلوسِ میلاد میں نظم وضبط (*Discipline*) کا بھرپُور مظاہرہ کیجیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نماز پڑھنے کے فوائد اور نہ پڑھنے کے نقصانات

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہم جشنِ وِلادت منانے والے بھی ہیں اور نمازی بھی ہیں، نماز ہمارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، اس لیے نمازوں کی خوب پابندی کیجیے! بالخصوص کل میلاد شریف اور جلوسِ میلاد کی مَصرُوفیات میں بھی نمازوں کے اوقات کا خوب لحاظ رکھیے! یُوں نہ ہو کہ میلاد کی خوشیاں مناتے مناتے (مَعَاذَ اللّٰہ!) نمازیں قضا کر بیٹھیں؛ ❁ نماز اَوَّلین فریضہ ہے ❁ نماز اندھیری قبر کا چراغ ہے ❁ نماز عذابِ قبر سے بچاتی ہے ❁ نماز قیامت کی دھوپ میں سایہ ہے ❁ نماز پُل صراط کے لیے آسانی ہے ❁ نماز جہنّم کے عذاب سے بچاتی ہے ❁ نماز سے رَحْمَت نازِل ہوتی ہے ❁ نماز سے گُناہ مُعَاف ہوتے ہیں ❁ نماز دعاؤں کی قبولیت کا سبب ہے ❁ نماز بیماریوں سے بچاتی ہے ❁ نماز سے بدن کو راحت (*Relief*) ملتی ہے ❁ نماز سے روزی میں برکت ہوتی ہے ❁ نماز بے حیائی اور بُرے کاموں سے بچاتی ہے[1] ❁ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! نماز قُربِ خُدا اور

1 ... فیضان نماز، صفحہ: 10 ملتقطاً۔

قُرْبِ مصطفےٰ دلاتی ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو پکّا سچّا نمازی بننے کی بھی توفیق دے اور سچّا عاشِقِ رسول، پکّا میلادی بھی بنائے رکھے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

ہر عبادت سے برتر عبادت نماز | ساری دولت سے بڑھ کر ہے دولت نماز
قلبِ غمگیں کا سامانِ فرحت نماز | ہے مریضوں کو پیغامِ صحّت نماز
پیارے آقا کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے یہ | قلبِ شاہِ مدینہ کی راحت نماز
بھائیو! گر خدا کی رِضا چاہیے | آپ پڑھتے رہیں باجماعت نماز

مَدَنی مذاکرے اور قافلے کی ترغیب

اے عاشقانِ رسول! دِل میں عشقِ رسول بڑھانے، نیک بننے اور ایمان کی حفاظت کا ذِہن پانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجیے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کا ذہن بنے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہر ہفتے کو نمازِ عشا کے بعد مدنی مذاکرہ فرماتے ہیں، آپ بھی مدنی مذاکرے میں پابندی کے ساتھ شرکت کیا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! عِلْمِ دین سیکھنے کو ملے گا اور دِین و دُنیا کی بے شمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔

آج کے دور میں نیک نمازی بننے، سُنّتیں سیکھنے اور دِین کا پیغام عام کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی والے عاشقانِ رسول کے ساتھ قافلوں میں سَفَر کرنا بھی انتہائی مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! 3 دِن، 12 دِن، ایک ماہ اور 12 ماہ کے قافلے وقتاً فوقتاً سَفَر کرتے رہتے ہیں۔ آپ بھی قافلوں کے مُسافِر بنیے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اَخلاق سَنْوَرِیں گے، نیکیوں کا رجحان بڑھے گا،

عشقِ رسول کی دولت نصیب ہوگی اور زِندگی میں انقلاب آجائے گا۔ آیئے! ترغیب کے لیے مدنی بہار سنتے ہیں:

دِل کی حالت تبدیل ہوگئی

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں آنے سے پہلے میں بگڑے ہوئے کردار کا مالک تھا۔ جھوٹ، غیبت، چغلی، بدنگاہی جیسے گُناہ میرے معمول کا حِصّہ تھے، میں نے مارشل آرٹ سیکھا ہوا تھا جس کے بَل پر لوگوں سے خواہ مخواہ جھگڑا مول لیتا، ہر نئے فیشن (*Fashion*) کو اپنانا میرا شوق تھا، آہ! نمازوں سے اس قدر دوری تھی کہ مجھے یہ بھی معلوم نہ تھا کہ کس نماز کی کتنی رکعتیں ہوتی ہیں۔ آخر رحمت کا دَر کھلا اور میری قسمت یوں چمکی کہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی نے مجھے قافلے میں سفر کرنے کی دعوت دی، دوست کی بات نہ ٹال سکا اور تین دن کے قافلے کا مسافر بن گیا۔ قافلے میں عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے مجھے مقصدِ حیات مَعْلُوم ہوا، اپنے گناہوں پر شرمندگی ہوئی، میری آنکھوں سے غفلت کا پردہ ہٹ گیا، دِل کی حالت تبدیل ہوگئی، میں نے گناہوں سے توبہ کی اور دعوت اسلامی کے دینی ماحول میں زندگی گزارنے لگا۔

دل کی کالک دُھلے مرضِ عصیاں ٹَلے | آؤ سب چل پڑیں قافلے میں چلو
کر سفر آئیں گے، تو سُدھر جائیں گے | اب نہ سستی کریں، قافلے میں چلو[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...وسائل بخشش، صفحہ:669-672۔

ٹیلی تھون میں حِصَّہ ملائیے!

الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دِینی تنظیم دعوتِ اسلامی انڈیا نیکی کی دعوت عام کرنے میں مَصرُوف ہے۔

❖ **جامعات المدینہ (عالم کورس کے دارالعلوم)اور مدارس المدینہ** (حفظ وناظرہ کے مدرسے)

اب تک سینکڑوں جامعات المدینہ اور مدارس المدینہ قائم ہو چکے ہیں اور یہ سلسلہ مزید آگے جاری ہے۔ ان مدرسوں میں **ہزاروں** طلباء وطالبات(Boys & Girls Students)عالم کورس کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں، اور **ہزاروں** بچّے اور بچّیاں حفظ وناظرہ کی تعلیم حاصل کرنے میں مشغول ہیں۔

❖ ان مدارس میں تعلیم وتربیت اور دیگر انتظامات کے لئے ہزاروں اسلامی بھائیوں کا اسٹاف مقرر ہے۔

❖ ان مدرسوں میں پڑھنے والے ہزاروں طلباء کرام(Students)وہ ہیں جن کی تعلیم کے ساتھ ساتھ رہنے، کھانے اور علاج وغیرہ کا انتظام دعوت اسلامی انڈیا مفت کرتی ہے۔

❖ جامعات المدینہ (عالم کورس کے مدارس) سے اب تک سینکڑوں طلباء اور طالبات عالم کورس، فیضان شریعت کورس اور امامت کورس مکمل کر چکے ہیں اور مدرسۃ المدینہ سے اب تک ہزاروں بچّے اور بچّیاں اور دیگر اسلامی بھائی حفظ وناظرہ اور مدرس کورس اور مکمل کر چکے ہیں۔

❖ **فیضان مدینہ اور مجلس امام مساجد:** فیضان مدینہ میں علم دین سیکھنے سکھانے کا سلسلہ جاری رہتا ہے، نیز مجلس امام مساجد کے تحت مساجد میں ائمہ، مؤذنین اور خادمین رکھے جاتے ہیں جن کی تنخواہیں دعوت اسلامی انڈیا ادا کرتی ہے۔

❖ **خدام المساجد والمدارسُ المدینہ:** اس شعبے کے تحت اب تک سینکڑوں مساجد تعمیر ہو چکی ہیں اور مزید سلسلہ جاری ہے۔

❖ **غریب نواز ریلیف فاؤنڈیشن (GNRF)**

یہ ایک ویلفیئر ونگ ہے جس کے ذریعے غریبوں میں راشن کی تقسیم کاری کی جاتی، آفت کے وقت میں بھی یہ شعبہ بر سرِ میدان ہو کر آفت زدوں کی مدد کرتا ہے۔ گرم علاقوں میں جہاں پانی کی دقت ہے وہاں پانی کا انتظام کرتا ہے، ساتھ ہی پلانٹیشن ڈرائیو (Plantation Drive) کے ذریعے اپنے ملک کی آب وہوا کو پاکیزہ رکھنا بھی اس کے کام کا حصہ ہے۔ اس ڈیپارٹمنٹ کی وجہ سے 2020 سے لے کر اب تک ہزاروں لوگوں کو براہِ راست فائدہ پہنچایا جا چکا ہے۔ اس ڈیپارٹمنٹ کا نعرہ ہے: ”پودا لگانا ہے درخت بنانا ہے۔“

❖ **اسپیشل پرسنز ڈیپارٹمنٹ**

ہمارے معاشرے کا ایک بڑا حصہ (تقریباً 2.5%) وہ لوگ ہیں جو کسی نہ کسی معذوری کا شکار ہیں اور اس سبب سے ان کو کافی Ignorance کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ایسے گونگے بہرے اور نابینا و معذور یعنی خصوصی افراد کو قرآن وسنت کی تعلیم دے کر معاشرے کا باوقار انسان بنانے کے لئے اسپیشل پرسنز ڈیپارٹمنٹ مصروف عمل ہے۔

❖ **ہفتہ وار اجتماع**

عاشقانِ رسول میں پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی فرماں برداری اور نیکی کی دعوت کا جذبہ بیدار رکھنے کے لئے دعوت اسلامی انڈیا کے ذریعے ملک بھر میں ہر ہفتہ اسلامی بہنوں کے کم و بیش 4000 اور اسلامی بھائیوں کے 445 اجتماعات ہوتے ہیں جس میں لاکھوں عاشقان رسول ہر ہفتہ شرکت کرتے ہیں۔

❖ **شعبہ تراجم**

زیادہ سے زیادہ لوگوں تک فکر رضا کو پہنچانے کا سب سے کار گر طریقہ لٹریچر ہے، اس لئے دعوت اسلامی انڈیا کا شعبہ تراجم ملک کی مختلف زبانوں (ہندی، گجراتی، تمل وغیرہ) میں علمائے اہل سنت کی کتابوں کا ترجمہ کرتا ہے جسے مکتبہ المدینہ کے ذریعے ملک بھر میں پہنچایا جاتا ہے۔

❖ **قافلہ**

اس ڈیپارٹمنٹ کے تحت عاشقان رسول کو پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنتیں سکھانے کے لئے راہِ خدا میں سفر کرواکر اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کا مدنی ذہن دیا جاتا ہے۔ اور یوں ہزاروں افراد اس کاروانِ محبت میں شامل ہوکر دین اسلام کی چاشنی سے خود بھی لطف اٹھاتے ہیں اور دوسروں کی بھی اصلاح کا ذریعہ بنتے ہیں۔

❖ **مدرسۃ المدینہ بالغان / بالغات:** بڑی عمر کے اسلامی بھائی اور اسلامی بہنوں کو قرآن پاک تجوید سے پڑھانے کے لئے پورے انڈیا میں مختلف مسجدوں، کارخانوں، اسکول کالجز، ہاسٹلز اور تعلیمی انسٹیٹیوٹس میں مدرسے لگائے جاتے ہیں۔ تادمِ بیان سینکڑوں مدرسۃ المدینہ بالغان پورے ہند میں لگ رہے ہیں جس میں ہزاروں اسلامی بھائی مفت قرآن پاک پڑھنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں، اسلامی بہنوں کے مدارس اس کے علاوہ ہیں۔

❖ **اسلامی بہنوں میں دینی کام:** اسلامی بھائیوں کے ساتھ ساتھ اسلامی بہنوں میں بھی نیکی کی دعوت عام کرنے کا سلسلہ جاری ہے پورے ہند میں اسلامی بہنوں کے ہزاروں اجتماعات ہوتے ہیں، اس کے علاوہ ان کے مدرسے، نیکی کی دعوت دینے کے لئے علاقائی دورے، ہفتہ وار تربیتی حلقے، گھر درس اور دیگر دینی کام ہوتے ہیں۔

❖ **دارالمدینہ انگلش اسکول**

شاخیں: 45 کل طلباء: 20000

❖ **اس کے علاوہ دعوت اسلامی پورے ہند میں 50 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے دین متین کی خدمت انجام دے رہی ہے۔**

بڑا اچھا موقع ہے، 6 ستمبر کو اِنْ شَآءَ اللہ! ٹیلی تھون ہونے جا رہا ہے، اپنے عطیات دعوت اسلامی ھند کو دیجئے، آپ کے چندے یعنی ڈونیشن کو کسی بھی جائز، دینی، اصلاحی، فلاحی، روحانی، خیر خواہی، بھلائی اور آمدنی بڑھانے کے جائز اور محفوظ کام میں لگایا جا سکتا ہے تاکہ بڑھتے اخراجات کو پورا کیا جا سکے۔ 7000 رَوپے کا ایک یُونٹ ہے۔ ایک یُونٹ دے سکتے ہیں، ایک دیجیے! 50 دے سکتے ہیں، 50 دیجیے! 1200 دے سکتے ہیں تو 1200 دیجیے! آدھا دے سکتے ہیں، آدھا دیجیے! کچھ نہیں دے سکتے، اپنی فیملی میں، اپنے محلّے میں، دوست احباب میں، جاننے والوں میں جو دے سکتے ہیں، مالدار ہیں، انہیں ترغیب دِلا دیجیے! ان سے یُونٹ جمع کر لیجیے! کسی نہ کسی اعتبار سے اس نیک کام میں ہمارا حِصَّہ شامِل ہو جائے۔ یہ ہماری بھرپُور کوشش ہونی چاہیے۔

دعائے عطّار

پیارے اسلامی بھائیو! ٹیلی تھون میں عطیات دینے والوں کو امیر اہلسنّت دامَت بَرَکاتُہُمُ العالِیَہ نے دعا سے بھی نوازہ ہے، آپ نے ان الفاظ سے دُعا عطا فرمائی ہے کہ یا اللہ پاک! جو کوئی دعوت اسلامی کے لیے ❁ چاہے 1 یونٹ دے ❁ چاہے آدھا یونٹ دے ❁ چاہے چوتھائی یونٹ دے ❁ 15 یونٹ دے ❁ 115 یونٹ دے ❁ 1500 یونٹس دے، سب کو ان کے اخلاص کے مطابق اجرِ عظیم نصیب فرما، اپنا محتاج رکھ غیر محتاجی سے بچا۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنۡ اَحَبَّ سُنَّتِیۡ فَقَدۡ اَحَبَّنِیۡ وَمَنۡ اَحَبَّنِیۡ کَانَ مَعِیَ فِی الۡجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے مُحَبَّت کی اس نے مجھ سے مُحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مُحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔[1]

داڑھی رکھنا سُنَّتِ مصطفےٰ ہے

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: مونچھیں کٹواؤ داڑھیاں بڑھاؤ مجوسیوں کی مخالفت کرو![2]

پیارے اسلامی بھائیو! داڑھی رکھنا سُنَّتِ مصطفےٰ بلکہ سُنّتِ انبیا ہے ❁ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی داڑھی مبارک ہمیشہ ایک مٹھی کی مقدار رہتی تھی ❁ اگر ایک مٹھی کی مقدار سے بڑھ جاتی تو کم کروا دیا کرتے ❁ آپ صَلّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی داڑھی مبارک چوڑائی میں ایسی تھی کہ سینہ مُبارک کو بھر دیتی۔[3]

❁ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم داڑھی منڈانے اور مونچھیں بڑھانے کو سخت ناپسند فرماتے تھے ❁ بہارِ شریعت میں ہے: داڑھی منڈانا یا ایک مٹھی سے کم کرنا حرام ہے۔[4]

1…تاریخ دمشق، جلد:9، صفحہ:343
2…مسلم، کتابُ الطہارت، باب: خِصَالُ الْفِطْرۃ، صفحہ:153، حدیث:257۔
3…انوارِ جمالِ مصطفےٰ، صفحہ:157 خلاصۃً۔
4…بہارِ شریعت، حصہ:16، جلد:2، صفحہ:586۔

مختلف سنتیں سیکھنے کے لیے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3 سے حِصَّہ 16 اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ **مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنتیں اور آداب** خرید فرمائیے اور پڑھئے۔ سنتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سنتیں سیکھنے تین دِن کے لیے | ہر مہینے چلیں، قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد